45684 ـ جدہ کے رہائشیوں پر طواف وداع واجب ہے

سوال

ہم جدہ کے رہائشی ہیں، حج کے بعد ہمارے ساتھ بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جدہ پر طواف وادع نہیں اور ہم نے طواف وداع نہ کیا، اب ہمیں کیا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حج مکمل کرنے کے بعد جو شخص مکہ سے واپس جانا چاہے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، الا یہ کہ حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دي گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس میں طواف کے وجوب کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں تاکیدی امر ہے اور حائضہ عورت سے تخفیف کی تعبیر کی بنا پر، کیونکہ تخفیف تو اس وقت ہوتی ہے جب تاکیدی امر ہو " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی شرح مسلم میں ایسا ہی کہا ہے.

علماء کرام میں اس کا اختلاف ہے کہ طواف وداع کس پر واجب ہو گا بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ جو سفر کر کے چلا گیا اور اس نے میقات تجاوز کر لیا تو اس پر طواف واجب نہیں، لیکن جو میقات کے اندر ہے اس پر طواف وداع ہو گا.

دیکھیں: رد المختار (3 / 545).

اور دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ: جس نے قصر کی مسافت جتنا سفر کر لیا (تقریبا اسی کلو میٹر) اس پر طواف واجب ہو گا، لیکن اس سے کم پر واجب نہیں.

اور امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ جو بھی مکہ سے سفر کر کے وہاں سے نکلے اس پر طواف واجب ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" ہم نے بغوی رحمہ اللہ تعالی سے ذکر کیا ہے کہ: جو شخص بھی مکہ سے قصر کی مسافت جتنا سفر کرنا چاہے اسے طواف وداع کرنا ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ: اگر وہ قصر کی مسافت سے کم سفر کرنا چاہے تو اس پر طواف وداع نہیں اور صحیح اورمشہور یہ ہے کہ عموم احادیث کی بنا پر صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جو شخص قصر کی مسافت تك سفر کرنا چاہتا ہے چاہے وہ سفر کی مسافت قریب ہو یا بعید وہ طواف وداع کرے گا " انتہی

دیکھیں: المجموع (8 / 236).

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس کا گھر حرم کی حدود میں ہو مثلا مکہ کا رہائشی تو اس پر طواف وداع نہیں ہے، اور جس کی رہائش حرم سے باہر اور اس کے قریب ہو تو خرقی رحمہ اللہ تعالی کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ وہ وہاں سے طواف وداع کرے بغیر نہ نکلے، ابو ثور رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ تعالی کا قیاس ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی بنا پر:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی اس وقت تك نہ جائے یہاں تك کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو "

اور اس لیے بھی کہ وہ مکہ سے باہر کا رہائشی ہے لہذا دور رہنے والے کی طرح اسے بھی طواف وداع کرنا ہو گا" انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (5 / 337).

لہذا یہ قول کہ جدہ والوں پر طواف وداع نہیں بعض اہل علم کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ ان پر طواف وداع واجب ہے، تو اس بنا پر جو طواف وداع ترك کرے گا اس پر دم لازم آتا ہے (ایك بکری یا گائے کا ساتواں حصہ) جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں حرم کے مساکین میں تقسیم کیا جائے، اور اسی طرح ہر اس شخص پر بھی جو حج اور عمرہ کا واجب

ترك كرے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" جو جدہ كا رہائشى ہے اس پر واجب ہے كہ وہ مكہ سے طواف وداع كيے بغير نہ نكلے " انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (23 / 353).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

جدہ كے رہائشى كچھ لوگوں نے طواف وداع نہ كيا اور جدہ واپس آگئے ان كے متعلق كيا حكم ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

" حج صحيح ہے، ليكن آپ لوگوں نے طواف وداع ترك كر كے غلطى كى ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجاج كو طواف وداع كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

" تم ميں سے كوئى بھى طواف وداع كيے بغير نہ جائے "

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ خطاب سب حجاج كو شامل ہے چاہے وہ جدہ كے رہائشى ہوں يا كہيں اور كے، سب ملك والوں پر واجب ہے - چاہے وہ جدہ يا طائف وغيرہ كے ہوں - كہ وہ طواف وداع كريں، بعض علماء كرام نے ان لوگوں كے ليے اجازت دى ہے جو قصر كى مسافت سے كم سفر كريں كہ انہيں طواف وداع نہ كرنے كى اجازت ہے مثلا بحرہ وغيرہ كے رہائشى.

ان علماء كا كہنا ہے كہ: ان پر طواف وداع نہيں، ليكن احتياط يہى ہے كہ حرم كى حدود سے باہر رہنے والے ہر شخص كو حج كے بعد طواف وداع كرنا چاہيے، اور جدہ كے رہائشى تو دور ہيں، اور اسى طرح طائف والے بھى، لہذا ان پر واجب ہے كہ وہ مكہ سے نكلنے سے قبل طواف وداع كريں، كيونكہ وہ حديث ميں شامل ہوتے ہيں، جس نے بھى ان ميں سے طواف وداع ترك كيا اس پر دم ہے ايك بكرى مكہ ميں ذبح كر كے اس كا گوشت حرم كے فقراء ميں تقسيم كى جائے، يا پھر اونٹ يا گائے كا ساتواں حصہ تقسيم كيا جائے" انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (17 / 394).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" آپ حج كے بعد طواف وداع كيے بغير جدہ نہ جائيں، اور اگر آپ طواف وداع كيے بغير ہى سفر كر جائيں تو آپ كو

حرم میں ایك بكرا ذبح كرنا ہو گا اور اس میں سے آپ نہ كھائیں بلكہ یہ فقراء حرم كو كھلائیں، اس لیے كہ حج كے بعد طواف وداع واجب ہے.

اس كی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما كی اس حدیث كا عموم ہے:

" لوگوں كو حكم دیا گیا كہ ان كا آخری كام بیت اللہ كا طواف ہو، لیكن حائضہ عورت سے اس كی تخفیف كر دی گئی "

متفق علیہ.

طواف وداع كیے بغیر جدہ جانے پر آپ كو توبہ كرنی چاہیے " انتہی

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 303).

واللہ اعلم .